"سوئے منزل تیز گام!"

رات کے سائے لپکتے آرہے تھے تیز — اور　　گاؤں کی پگڈنڈیوں پر — برف و یخ کے درمیاں
جادہ پیما اک جواں تھا ہاتھ میں پرچم اٹھائے　　یہ اٹل نعرہ تھا جس کا غیر معمولی نشاں
"سوئے منزل تیز گام!"

اس کی آنکھیں اس کی سنجیدہ جبیں کے سائے میں　　کوندتی تھیں جیسے تیغِ تیز قدرے بے نیام
اور اک ناقوسِ سیمیں کا مسلسل زیر و بم　　دے رہا تھا ایک انجانی زباں میں یہ پیام
"سوئے منزل تیز گام!"

اُس نے دیکھی مسکراتی منزلوں کی روشنی　　جل رہی تھی خانگی چولہوں میں گرم و نرم آگ
جگمگاتے تھے بلندی پر نظارے برف کے　　اس کے ہونٹوں پر مگر جاری تھا یہ دھیما سا راگ
"سوئے منزل تیز گام!"

"ٹھیر جا للہ!" عورت نے کہا "آرام کر!"　　اپنے بوجھل سر کا تکیہ میرے سینہ کو بنائے"
نوجواں نے معذرت کی عالمِ رخصت میں یوں　　آہ برلب — سُرمگیں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے
"سوئے منزل تیز گام!"

"دیکھ! ہے سوکھی ہوئی شاخِ صنوبر پُرخطر!　　گر رہے ہیں برف کے پُرہول تودے ہوشیار!"
نوجواں کو یوں "خدا حافظ" کہا دہقان نے　　آئی اک آواز اس سے بھی بلند و بیقرار
"سوئے منزل تیز گام!"

صبح کی پو پھٹ رہی تھی معبدوں کے بام و در　　تو تھے راہب کے نغماتِ فلک پروانہ میں
یک بیک اک اجنبی آواز بر نبضِ صبا　　چونک اُٹھی بزمِ سحر گاہی کے سوز و ساز میں

"سوئے منزل تیز گام!"

پہلوئے سنگ میں ملی اک نوجواں رہرو کی زیست
دور برفستان میں ــــ برف و فنا سے ہمکنار
لیکن اس کے منجمد ہاتھوں کی برفیلی گرفت
تھی اُسی نعرہ کے پرچم پر ابھی تک استوار
"سوئے منزل تیز گام!"

دور ــ اک بجھتی ہوئی ٹھنڈی شفق کے سائے میں اُس نے پایا "خوبصورت موت" کا کیفِ دوام
نیلگوں افلاک سے ٹوٹے ستارے کی طرح آ رہا تھا پُر مسرت، دور افتادہ پیام
"سوئے منزل تیز گام!"

(ہنری وڈزورتھ لونگ فیلو) مترجمہ شمس نوید